



سوال

(22) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت عزرائیل کو طمانچہ مارنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک واعظ نے بحوالہ بخاری شریف، دوران وعظ میں یہ ذکر کیا کہ جب عزرائیل (علیہ السلام) فرشتہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ایک طمانچہ مار کر آنکھ نکال دی۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری شریف کے کس باب میں ہے؟ اگر حدیث صحیح ہے تو ایسا کرنا کیا نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے۔؟

محمد الدین خطیب جامع مسجد اہلبیان پوران ضلع گجرات۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث مسئول عنہ بخاری شریف 4 130 میں بائین الفاظ مروی ہے: ”عن ابی ہریرۃ، قال: أرسل ملک الموت الی موسیٰ علیہ السلام، فلما جاء صک، فرجع الی ربہ، فقال: أرسلتني الی عبدلیرید الموت، فرد اللہ علیہ عنی، فقال: أرح فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور، فله بكل ما غطت بہ یدہ بكل شعرة سنۃ، قال: ای رب ثم ماذا؟ قال: ثم الموت، قال: فالآن، الحمد للہ. ارویہ حدیث مسلم شریف 4 842 اور نسائی شریف میں بھی مروی ہے۔ ملاحظہ اور نیچری اس حدیث کو نہیں مانتے کہ کسی پیغمبر کی شان سے بعید کہ وہ فرشتہ اجل کی بلا تصور مار دے یہاں تک کہ اس کی آنکھ پھوٹ جاوے۔ نیچریوں کا دستور ہے کہ جو حدیث ان کے فہم و عقل سے بالا ہوتی ہے اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ اور اگر قرآن کا کوئی مضمون ایسا ہو تو اس کی مضحکہ خیز تاویل کرتے ہیں جو درحقیقت معنوی تحریف ہوتی ہے۔ ایسے سطحی النظر اور لیے باک لوگوں سے یہ پوچھنا بے محل نہیں ہوگا کہ اگر یہ حدیث خلاف عقل ہے تو کیا نبی کا غصہ میں بے قابو ہو کر بڑے بھائی کے سر اور داڑھی کے بال پکڑ کر گھسیٹنے یا توچنے کی کوشش کرنا قرین عقل ہے۔ یہ جہلا اس آیت کا کیا جواب دیں گے ”قال ابن ام اللاتخاذ بلحیتی ولا برأسی، (طہ: 94) امام ابن خزیمہ اور ابن قتیبہ وغیرہ نے اس جانلانہ اعتراض کا مفصل جواب دیا ہے۔ ملاحظہ ہو یعنی شرح بخاری 15 305 اور نووی شرح صحیح مسلم 15 130 - (محدث دہلی ج: ش: رجب 1366ھ جون 1947ء)

(1) سماع موتی کے تردید میں امام ابو حنیفہ کی طرف روایت جو کتاب ”غرائب فی تحقیق المذاهب“ کے حوالہ سے پیش کی جاتی ہے۔ اس کی تحقیق و تلاش کے لیے آپ کا کارڈ ملنے کے بعد میں شبلی منزل اعظم گڑھ گیا۔ مگر افسوس ہے کہ کتاب مذکور یعنی، میں سورہ نحل اور سورہ فاطر کی سماع موتی والی آیات کی تفسیر میں مذکورہ روایت کے ذکر کرنے کا موقع تھا، لیکن وہاں نہیں ملی۔ تفسیر نیشاپوری مشہور تفسیر ہے جو تفسیر ابن جریر کے حاشیہ پر مطبوع ہے۔ نہ معلوم فیاض حسین صاحب نے ”موضح القرآن“ کا حوالہ کیوں کر دیا۔ اسی طرح قرآن کے جن بعض قدیم حواشی میں اس واقعہ کے لیے ”تفسیر نیشاپوری“ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ کیوں کر دیا گیا؟ ہمارے یہاں مولانا جو ناگرہ کی کتاب ”ریارت قبور“ اور ماہنامہ ”الحق“، کا شمارہ بابت سماع موتی اور فیاض حسین صاحب کی کتاب ”مسلمان اور قبر پرستی“ موجود نہیں ہے۔ بہر حال کتاب ”غرائب فی تحقیق المذاهب“ کا باوجود تنبیح اور تلاش



کے کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا مصنف کون ہے؟ اور وہ کب لکھی گئی ہے؟ اس درمیان میں اگر آپ کو پتہ چل گیا ہو یا آئندہ جب بھی اس کا پتہ چل جائے آپ اس سے مجھے ضرور مطلع کریں گے۔ ”کشف الظنون“، کا ذیل ترکی سے شائع ہو چکا ہے۔ شبلی منزل میں وہ موجود نہیں ہے ممکن ہے مسلم یونیورسٹی کے کتب خانہ میں موجود ہو۔ آپ تکلیف کر کے اس کی وہاں تحقیق کر لیں۔ ممکن ہے اس میں کتاب ”غرائب فی تحقیق المذاهب“، کا ذکر کیا ہو۔ آپ نے اس کتاب کے سلسلے میں ”کتاب الحافظ“، مطبوعہ عثمانیہ حیدرآباد کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سے پہلے میں نے اس نام کی کوئی کتاب نہ دیکھی ہے۔ نہ سنی ہے۔ امید ہے اس موضوع اور مصنف وغیرہ سے متعلق ضروری حالات و کوائف سے مطلع کرنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔

حدیث: ”**لا تشد الرجال الا الی ثلثہ مساجد**“، اور احادیث سفر برائے زیارت قبر نبوی اور فضیلت زیارت قبر نبوی سے متعلق مفصل بحث امام ابن تیمیہ کی کتاب ”التوسل الواسلۃ“، اور ”الصارم المنکی فی الرد علی السبکی“، للشیخ عبدالہادی اور مولانا محمد بشیر صاحب سہوانی کی کتاب ”صیانتہ الانسان عن وسوئۃ الشیخ دطلان“، میں موجود ہے۔ کچھ مختصر بحث ”مرعاۃ (1 131 7 133 391 379) اور تہذیب الاحوزی میں بھی ہے۔ ان کتابوں کو بغور ملاحظہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کو شرح صدر ہو جائے گا۔

عبید اللہ رحمانی 29 2 1399ھ (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمد امین اثری ص: 104 105)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 63

محدث فتویٰ